[This question paper contains 3 printed page] Roll No:

Sr. No. of Question Paper: **5354** C
Unique Paper Code: 214104
Name of the Paper: Study of Progressive Poetry
Name of the Course: B.A. (H) Urdu (Option IIIrd)
Semester: I

Duration: 3 Hrs. M.M.: 75

نوٹ: پانچ سوالوں کے جواب دیجئے۔سوال نمبر۔۷اور۸ لازمی ہیں۔نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ ترقی پسند نظم نگاری کا جائزہ لیجئے۔

۲۔ فیض احمد فیضؔ کی شاعری کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالئے۔

۳۔ جوش ملیح آبادیؔ کی انقلابی شاعری پر تبصرہ کیجئے۔

۴ علی سردار جعفری کی نظم نگاری کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

۵۔ مخدومؔ کی نظم نگاری کی اہم خصوصیات بیان کیجئے۔

۶۔ فیض احمد فیضؔ کی نظم ''دو عشق'' کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

۷۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح حوالے کے ساتھ کیجئے۔

(الف)

دل میں اب یوں ترے بھولے ہوئے غم آتے ہیں
جیسے بچھڑے ہوئے کعبے میں صنم آتے ہیں

ایک اک کرکے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں

رقصِ مے تیز کرو، ساز کی لے تیز کرو
سوئے میخانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

کچھ ہمیں کونہیں احسان اٹھانے کا دماغ
وہ تو جب آتے ہیں، مائل بہ کرم آتے ہیں

اور کچھ دیر نہ گذرے، شب فرقت سے کہو
دل بھی کم دُکھتا ہے، وہ یاد بھی کم آتے ہیں

(ب)

جھٹپٹے کا نرم رو دریا شفق کا اضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروبِ آفتاب
دشت کے کام و دہن کو، دن کی تلخی سے فراغ
دور، دریا کے کنارے، دھندلے دھندلے سے چراغ
زیرِ لب ارض وسما میں باہمی گفت و شنود
مشعلِ گردوں کے بجھ جانے سے ایک ہلکا سا دُود
وسعتیں میدان کی سورج کے چھپ جانے سے تنگ
سبزۂ افسردہ پر خواب آفریں ہلکا سا رنگ
خامشی اور خامشی میں سنسناہٹ کی صدا
شام کی خنکی سے گویا دن کی گرمی کا گلا

۸۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح حوالے کے ساتھ کیجئے۔

(الف)

آگ محفل میں غلاموں کی لگادیں اے دوست
دل کی بجھتی ہوئی شمع کو فروزاں کردیں
گائیں ٹوٹے ہوئے بربط پہ ترانے دل کے
بزم کو اپنی نواؤں سے غزل خواں کردیں
کعبہ و دیر و کلیسا کی بجھادیں قندیل
ہر طرف مشرق و مغرب میں چراغاں کردیں
توڑ دیں وہم نے پہنائی تھیں جو زنجیریں
آگیا وقت کہ اب وا درِ زنداں کردیں

ڈال دیں وقت کی افسردہ نگاہوں میں نگاہ
عہد پارینہ کو اک خواب پریشاں کردیں

(ب)

رات بھر دیدۂ نمناک میں لہراتے رہے
سانس کی طرح سے آپ آتے رہے جاتے رہے
خوش تھے ہم اپنی تمناؤں کا خواب آئے گا۔
اپنا ارمان برافگندہ نقاب آئے گا
نظریں نیچی کئے، شرمائے ہوئے آئے گا
کاکلیں چہرے پہ بکھرائے ہوئے آئے گا
آگئی تھی دلِ مضطر میں شکیبائی سی
بج رہی تھی مرے غم خانے میں شہنائی سی
پتیاں کھڑکیں تو سمجھا کہ لو آپ آہی گئے
سجدے مسرور کہ مسجود کو ہم پا ہی گئے
شب کے جاگے ہوئے تاروں کو بھی نیند آنے لگی
آپ کے آنے کی اک آس تھی اب جانے لگی